



سوال

(17) استفتاء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علمائے دین حق اس شخص کے متعلق ارشاد فرمائیں کہ: جو بلاعذر شرعی فرض نماز کو ترک کرے شرعاً اس کا کیا حکم ہے اور اس کے ساتھ اختلاط، کھانا، پینا اور بولنا کیسا ہے؟ اور اگر زوجین میں ایک ایسا ہو تو نکاح باقی رہے گا یا نہیں اور صحبت حلال ہوگی یا حرام اور اولاد کیسی ہوگی؟ اور اگر ایسے شخص کے مرنے کے بعد جراثیم کی نماز جنازہ نہ پڑھیں تو کیا ہے؟ اور اگر نماز کی نصیحت کو برامانے یا کوئی کلمہ استخفاف کہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عہد نماز چھوڑنے والے کے متعلق صحابہ و محدثین و فقہاء کی آراء:

تبارک الصلاة عمدا کے باب میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ صحابہ کرام میں حضرت عمر، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، معاذ بن جبل، جابر بن عبداللہ، ابوالدرداء، ابوہریرہ اور عبدالرحمن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین اور غیر صحابہ میں سے امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، امام نخعی، ابوب السخنیانی، ابوداؤد، الطیالسی اور ابوبکر بن الشیبہ رحمہم اللہ کا قول ہے کہ وہ شخص کافر ہو جاتا ہے۔ اور حماد بن زید، مکحول، امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ کے نزدیک کافر تو نہیں ہوتا مگر قتل کیا جائے۔ (صلاة رسول ص 227 تخریج عبدالروؤف)

اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کفر اور قتل کا حکم نہیں کیا جاتا، مگر قید سخت میں رکھنا چاہیے اور خوب سزا دینی چاہیے اور اس قدر مارا جائے کہ بدن سے خون بہنے لگ جائے تا آنکہ توبہ کر لے یا اسی حالت میں مر جائے۔ (تفسیر مظہری و نفع المفسی و در مختار ص 180)

اور اس سے اختلاط و خورد و نوش و گفتگو ترک کر دینا چاہیے کہ اس وقت جس کی بجائے اس قدر ممکن ہے اور جس کی غرض بھی یہی ہے کہ تبتگ ہو کر توبہ کر لے۔ (حدیث کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے اسباب میں دلیل ہے)

اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل جب معاصی میں واقع ہوئے علماء نے منع کیا وہ باز نہ آئے، ان کے پاس بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے، پس ان کے دلوں کا ان کے دلوں پر اثر پڑ گیا۔ سوان پر بزبان داؤد اور عیسیٰ بن مریم (علیہما السلام) کے لعنت کی گئی یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے تجاوز کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ تکبیر لگانے بیٹھے تھے، اٹھ بیٹھے، اور فرمایا: تمہیں کبھی نجات نہ ہوگی جب تک کہ اہل معاصی کو مجبور نہ کرو



گے۔ (ترمذی 5/252 احمد شاکر، البوداؤد 4/508 تفسیر ابن کثیر 2/114، عربی)

بے نماز کی نماز جنازہ پڑھنا کیسا ہے :

اور جن علماء نے اس شخص کو کافر کہا ہے۔ ان کے نزدیک نکاح باقی نہ رہے گا اور صحبت حرام ہوگی اور اولاد حرامی ہوگی۔ معاذ اللہ منہ۔۔۔ اور اگر اہل علم و فضل زجر کے لئے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھیں تو جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدیون اور قاتل نفس پر نماز نہ پڑھی تھی اور جیسا فقہائے حنفیہ نے قاطع طریق، مکار، باغی اور قاتل أحد الایمن سے ان کی احانت کے پیش نظر نماز جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔ (در مختار)

اور امام مالک سے منقول ہے کہ اہل فضل، فساق پر (بے نماز کی طرح) جنازہ نہ پڑھیں تاکہ ان کو عبرت ہو (نوی شرح مسلم) اور اگر نماز سے نفرت یا اعراض کا اظہار کیا یا حقارت و استہزاء سے پیش آیا تو کافر ہو جائے گا کیونکہ حکم شرعی کی احانت کفر ہے۔ واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم

کتبہ محمد اشرف علی عینی عنہ (اشرف علی تھانوی)

اسمائے گرامی مؤیدین علمائے کرام :

ہوا لعلم النجیر۔ صد آفرین مجیب مصیب کے لئے کہ امر حق نوکر یز قلم فرمایا

جزاہ اللہ سبحانہ خیر الجراء حررہ العبد الحامل / محمد عادل عاملہ اللہ تعالیٰ بفضلہ الشامل واصلح حالہ بلطفہ الکامل فی العاجل ووالاجل محمد عادل حاکم محکمہ شرع

صح الجواب۔ حررہ سید محمد اسحاق الحق عینی عنہ (محمد سید احسان الحق)

ہوا المصیب۔ واقعی نماز کا ترک کرنے والا بحیثیت ترک صلاة ایسی ہی زجر و توبیح کا مستحق ہے جسے مجیب مصیب نے تحریر فرمایا ہے۔ کتبہ عبد الضعیف محمد علی۔ (محمد علی)

ذک الجواب لارباب فیہ۔ حررہ عبدالراحمی غفرلہ اللہ التقوی / محمد عبدالغفار اللکھنوی عینی عنہ۔ (عبدالغفار)

الجواب صحیح والمجیب نصح۔ احمد حسن عینی عنہ۔ مدرس مدرسہ دارالعلوم کانپور (دل مرتضیٰ حسن جان احمد)

جن کو ہے حب خدا عشق رسول

کیوں نہ کر لیں گے وہ یہ مضمون قبول

کام جو ہو گا دل کے لاگ سے

وہ پچائے گا وہاں کی آگ سے

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ جو شخص ان لوگوں پر طعن و تشنیع کرے گا جنوں (11) نے نئی نماز شروع کی ہے وہ **مَنَاعٌ لِلنَّجْرِ** میں داخل ہوگا جس کی مذمت قرآن مجید میں ہے بلکہ اس استہزاء سے اس کے زوال ایمان کا خوف ہے۔ معاذ اللہ منہ

بررسولان بلاغ باشد و بس۔۔۔ والسلام علی من اتبع الهدی



در حضور مومنوں اہل علم و پاکباز
عرض کرتا ہے یہ عبداللہ بصد عجز و نیاز
بے نمازی کو سنا دین پڑھ کے یہ پرچہ تمام
اور ترغیب نماز ان کو دلائل صبح و شام
ہائیں گے اللہ کی درگاہ سے اجر عظیم
اور مومنوں کو جو بتائیں گے صراط مستقیم

المستتر: خیر خواہ عبداللہ / محمد عبداللہ غفرلہ اللہ، امام جامع مسجد

یعنی رفع الیدین کی سنت پر عمل کرنے والے جو شاید لوگوں کے ہاں نئی نماز تصور ہو۔ (خلیق) [1]

هذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نواب محمد صدیق حسن

صفحہ: 214

محدث فتویٰ